اللہ اکبر

اللہ کا مُستقر

○

مُصنِّفہٗ

سَیّد السّادات الحَسنی وَالحُسَینی

حضرت مولانا صِدّیق دیندار صَاحبُ قبلۂ عالم

قدس اللہ سرہٗ العزیز

○

اللّٰہُ اَکبر

○

اَللّٰہ کا مُستقر

مُصنّفہٗ

سیّدُ السّادات الحسنیؒ والحسینیؒ حضرت مولانا

صِدّیق دیندار صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز

زیرِ اہتمام

نوجوانانِ دیندار انجمن پاکستان

این - ۱۱۶، کورنگی ۳½ کراچی - فون نمبر ۳۱۱۴۱۰ - ۳۱۲۳۰۱
مارچ ۱۹۸۷ء رجب المرجب ۱۴۰۷ھ

کتاب ہذا کے جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

اظہار تشکر

الحمدللہ نوجوانانِ دیندار انجمن پاکستان کو مرشدی ومولائی سیدالسادات الحسنی والحسینی حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ عالمؒ کی ایمان افروز کتاب "اللہ کا مستقر" کی اشاعت اوّل کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے جسے آپؒ نے چنچل گوڑہ جیل حیدرآباد دکن (انڈیا) میں تحریر فرمایا تھا۔

علاوہ ازیں میں عزیز ساتھی جناب محمد نقیب صاحب مرکزی سیکریٹری نشر واشاعت نوجوانانِ دیندار انجمن پاکستان کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں کہ انہوں نے کتاب ہذا کی قرأت و سماعت میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا اللہ تعالےٰ اِن کو اس کا صلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
دعاؤں کا طلب گار
خاکسار
حامد نواز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اللہ کا مستقر

فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾
یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾ کَلَّا لَا وَزَرَ ؕ﴿۱۱﴾
اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِۣ الۡمُسۡتَقَرُّ ؕ﴿۱۲﴾

اصولِ استقرار

سورۂ قیامت علی الاعلان کہہ رہا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کا ایک مستقر ہوگا جہاں مخلوق پناہ لینے کے لئے آئے گی۔ واقعی جب اللہ کا ہی کوئی ٹھکانہ نہ ہو تو قیامت کا برپا کرنا فضول ہے۔ سمندر کا ہی کوئی ٹھکانہ نہ ہو تو دریاؤں، ندیوں اور نالوں میں طغیانیاں آنا ایک امر بے معنی ہے۔ شہنشاہ کا ہی وجود جب منظر عام پر نہ لایا جائے تو بادشاہوں کا اقتدار

اعلیٰ چھیننا فضول ہے۔ یونیورسٹی کا جب تک قیام نہ ہو مدرسوں کی شیرازہ بندی توڑنا نادانی ہے۔ اُفق پر آفتاب عالمتاب کا ہی ظہور نہ ہو تو چاند تاروں کی روشنی سلب کر لینا تکلیف دہ امر ہے۔ خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب جلوہ افروز نہ ہوئے ہوں تو نبیوں کا ختم کرنا ظلم ہے۔ جامع الناس نے ہی جب زمین پر آکر اپنا مستقر نہ بنایا ہو تو انسانوں کو پریشان اور پراگندہ کرنا فعل عبث ہے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ مراجعت کی نسبت فرماتا ہے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا	ترجمہ (یعنی کیا تم خیال کرتے ہو
وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ ۲۳/۱۱۵	کہ ہم نے تمھیں بیکار پیدا کیا

ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے) اور فرمایا میری نسبت اقرار کرو اور ایمان رکھو۔

اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ	ضرور تو لوگوں کو اُس دن کیلئے
لَّا رَیْبَ فِیْهِ ○ اِنَّ اللّٰهَ لَا	اکٹھا کرنے والا ہے جس میں کچھ
یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ ۳/۹	شک نہیں بیشک اللہ وعدہ

کا خلاف نہیں کرتا۔

بروزِ قیامت اللہ کا بادلوں کے سایوں میں آنا

قرآن کریم پیشینگوئی کرتا ہے کہ جب مسلمان قیامت کے علامات دیکھ کر بھی لغزش کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس وقت بادلوں کے سایوں

میں آئیگا اور فرشتے اس کے ساتھ رہیں گے وہ مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ قولہٗ تعالیٰ۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْکُمُ	پھر اگر تم اس کے بعد تمہارے پاس
الْبَیِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	کھلے دلائل آچکے پھسل جاؤ۔ تو
عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ هَلْ یَنْظُرُوْنَ	جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا
اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ	ہے۔ وہ کسی بات کے منتظر نہیں
مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَ	مگر یہ کہ اللہ بادلوں کے سایوں
قُضِیَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ	میں اور فرشتے ان کے پاس آئیں
الْاُمُوْرُ ○ ۲/۲۱۰-۲۰۹	اور معاملہ کا فیصلہ کر دیا جائے

اور سب کام اللہ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

دیندار چن بسویشور اللہ کا مظہر بشکلِ دیگر اپنے شعور کے زمانے سے دیکھ رہا ہے کہ وہ جہاں ٹھکانہ کرتا ہے وہاں چوبیس گھنٹوں کے اندر بارش آتی ہے۔ چنانچہ اس نے سنہ ۱۹۲۳ء میں اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر محبوب حسین صاحب کو گواہ رکھا ہے۔ ایک دورہ میں میں نے صاحبِ موصوف کو ساتھ لیکر نکلا آٹھ ماہ میں بائیس۲۲ جگہ مقام کیا ہر جگہ چوبیس گھنٹوں کے اندر بارش[صد۱] برستی ہوئی دکھائی۔ کمال یہ کہ جہاں حجت اسلام پوری کرتا ہوں وہاں شدّ و مد سے

[صد۱] دنیا شاہد ہے کہ اس سال لاوا پھٹ کر جاپان کا پایہ تخت تباہ ہوا بجائے پانی کے آگ کی بارش ہوئی۔ سال بھر سفید ابر کے ٹکڑے بادشاہوں کے خاتمہ کا انذار کرتے اور گشت لگاتے رہے۔ اس دور میں بھائی کو میں نے پورا قرآن کریم تفسیر کے ساتھ سنایا تھا۔

بارش آتی ہے۔ یہ عظیم الشان نشانی کسی فخر کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ فقیر تیرہ سو سال کے بعد پہلا انسان ہے جس نے جواہر اسلام تبلیغ و ہجرت و غزوات اور جہاد کو جلادی۔ جو درحقیقت حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے۔ ان کو یہ تقریر و عمل لایا اُخْرِجَتْ لِلنَّاس والی جماعت تیار کی ان کو صحابہ کرامؓ کی قربانیاں سکھائیں دنیا دیکھ رہی ہے کہ جواہر اسلام جو فیج اعوج کے گرد و غبار کی وجہ سے ماند پڑ گئے تھے ان کو دوبارہ روشن کرنے پر اس جماعت نے چالیس جیلوں کی سیر کی اور چوراسی حوالات دیکھے۔ بس اسی کے صلہ پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فقیر کی نسبت فرمایا۔

یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَقُوْلُ	ترجمہ۔ میری امت سے ایک شخص
بِسُنَّتِیْ یُنَزِّلُ اللّٰہُ لَہُ الْقَطْرُ	نکلیگا اور وہ میرا احسان بیان
مِنَ السَّمَآءِ ۔	کریگا اللہ تعالیٰ اس کے لئے

بارش برسائیگا۔

یہ کام کا صلہ ہے کوئی فخر کی بات نہیں یہ حدیث تفسیر ہے یَاْتِیَھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ کی۔ ہندوؤں کے پرانوں اور شاستروں میں بھی دیندار چن بسویشور کا مظہر بہ لباسِ دیگر کے متعلق یہی لکھا ہے۔

بارش اُس کے تابع فرمان رہیگی

قرآنِ کریم کے اصول کے لحاظ سے لفظ ظُلَّۃٌ جہاں آیا ہے وہ وعید کیلئے آیا ہے۔ اس اصول کے مطابق اس فقیر نے وعید ہی دیکھی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل کے چار مقامات پر بارش کا آنا ظُلَّۃٌ کی حقیقت رکھتا ہے۔

پہلا واقعہ سنہ ۱۹۲۴ء میں دیندار چن بسویشور اللہ کا مظہر بہ لباس دیگر حاشر بن کر یزید سے عبدالمجید تک چلتی ہوئی خلافت کو ختم کر کے ماہِ مارچ میں گدگ سے شاہ نور، ہبلی میں بارش کے نشانات دکھاتا ہوا اپنے اقدامِ ہجرت والے شہر دھارواڑ پہنچا وہاں دیکھا کہ دَابَّۃُ الْاَرْضِ کی افواج مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ سوراج کی دھن والیاں نشاناتِ چن بسویشور کا انکار کرنے والیاں چوبیس سال سے جوڑی ہوئی تھیں۔ نام نہاد خلافت کے خاتمہ پر جس کا پروپیگنڈہ صدیوں سے ہو رہا تھا۔ اس سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے مسلمانانِ ہند نے مُردہ خلافت کا ڈھونگ رچایا۔ اس موقع پر ہندوؤں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ خلافت کا خاتمہ اور ہندو مسلمان ایک ہوکر کام کرنا یہ دونوں چن بسویشور کے نشانات ہیں۔ کالگنان میں بھی لکھا ہے اور یُوْزَعُوْنَ اس کی دلیل ہے۔ مسلمانوں کے بل بوتے پر چھٹ گئی خلافت اور سوراج کا نعرہ ایک ہوگیا راجے مہاراجے مغرب کے سامراج سفید ابر کی طرح دوڑنے لگے۔ اس نظارے کو حامل قرآن حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے قولہ

تعالیٰ وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُھَا	اور تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے
جَامِدَۃً وَّھِیَ تَمُرُّ مَرَّ	اور تو انہیں جمے ہوئے سمجھتا
السَّحَابِ ۲۷/۸۸	ہے اور وہ بادلوں کی طرح چلینگے

ہندو پیشنگوئیوں میں اسی حقیقت کو اس طرح لکھا ہے۔

پٹ پٹد ورھٹیا ڈی سا	
دو بیاد تم تم گنا ۔ ٹکے	ترجمہ بادشاہوں کا آپس میں
جن بسونا بند الو وٹا گی	تصادم ہوگا۔ اس سے انکی موت
ہادو تی داتاط	وارد ہوگی سبب اس کا یہ

ہوگا کہ جن بسولیشور کا ظہور ہوگا)

اس کی دلیل یہ ہے کہ ۱۹۴۳ء و ۱۹۴۴ء میں تقریباً تمام راجاؤں کے درباروں میں جن بسولیشور اوتار کی حجت پیش کیگئی۔ نیپال اور پٹیالہ کے راجاؤں نے مانا اور باقی راجا بھوسے کی طرح اُڑا دیے گئے۔ شہر دھارواڑ دَآبۃُ الْاَرْض کی نوجون کا صدر مقام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کلیدی مقام پر اپنی معجز نمائی سے ہندوؤں کے گرو کمبی مٹھ سوامی اور مرے مٹھ سوامی اور خلافت کے صدر عبدالسلام صاحب کو اپنی بیعت میں لے لیا۔ جس سے شہر مُسخر ہوگیا یعنی میرے خلاف ظاہرہ شور و شر بند ہوگیا۔ بلگاؤں شہر والوں نے اس تسخیر سے برگشتہ ہوکر اخباری دنیا میں دھوم مچائی۔ لکھا کہ ایک مسلمان گائے کا گوشت کھانے والا ہم ہندوؤں کا اوتار کس طرح بنا پھر رہا ہے۔ اور دھارواڑ کے ہندو خاموش کیوں ہیں ان کی یہ خاموشی موت کے مترادف ہے۔ اس نقلی جن بسولیشور کو اس کے کیفر و کردار کو کیوں نہیں پہنچایا گیا۔ دیندار جن بسولیشور نے اعلان کیا کہ میرا یہاں کا دورہ ختم ہو رہا ہے۔ اب میں وہاں (بلگاؤں) آرہا ہوں۔ تم لوگ کیا کرتے ہو دیکھتا ہوں کیونکہ بلگاؤں

میں ہندو حکومت کی پوری طاقت تھی۔ انھوں نے فیصلہ کر لیا کہ میرے وہاں جانے کے بعد عین جلسہ میں فساد مچایا جائے اور اس گڑبڑ میں ریزرو پولیس کے ذریعہ اسکو گولی کا نشانہ بنایا جائے جب دیندار جن بسولیشور صبح دس بجے بلگاؤں پہنچا تو دیکھا کہ شہر ہل رہا ہے وہ دو طرفہ ہجوم کے درمیان سے تقریباً ایک میل کا راستہ طے کرتا ہوا اپنے ٹھکانے یتیم خانہ کو پہنچا۔ دو گھنٹوں کے اندر نشان پورا کرتی ہوئی موسلا دھار بارش شروع ہوئی اعلان کروایا کہ آج شام سات بجے درگاہ کے میدان میں دیندار جن بسولیشور کا وعظ ہے چونکہ وہاں بارش کا موسم تھا پشتہ کاری شروع ہوتی ہے تو پندرہ روز لگاتار بارش رہتی ہے اور انھوں نے یہ بھی کہا کہ لکھا ہوا ہے کہ بارش دیندار جن بسولیشور کی تابع و فرمان ہے اپنی صداقت میں وعظ کے وقت بارش کو روک دیں تو یہ معجزہ دیکھکر لوگ آپ پر ایمان لائیں گے۔ یا کم از کم یہ سخت علاقہ کی سنگدل قوم نرم پڑجائیگی۔ آپ کے ہلاک کرنے کے ارادہ سے باز آجائے گی۔ میں نے کہا روحانی بارش کے وقت عادی بارش نہیں ہوا کرتی۔ مجاز حقیقت پر سبقت نہیں لیا کرتا۔ وعظ کا اعلان ہوا دس ہزار سے زائد سامعین تھے سب نے دیکھا کہ ابر پھٹ گیا تارے نکل آئے ہیں۔

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ	ترجمہ وہی ہے جو تمھیں ڈرانے اور امید
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ	دلانے کو بجلی کی چمک دکھاتا ہے اور
الثِّقَالَ ۝ ۱۳/۱۲	بھاری بادل اٹھاتا ہے۔

یہ نشان دیکھ کر بھی ان ظالموں کے دل نرم نہیں ہوئے وہ اپنے منصوبہ

کورو بعبل لانے کے لئے عین جلسہ کے وقت گیارہ آدمی لٹھیں لئے ہوئے میرے قریب پہنچ گئے بے ڈھب سوالات کئے۔ مسلمانوں کو یہ انداز گفتگو ناگوار گذری آوازیں بڑھنے لگیں ادھر پولیس افسر نے ریزرو پولیس کا انتظام کر ہی لیا میرے دل میں ڈالا گیا کہ ہر مرض کی دوا ہے "درود شریف" میں نے بہ آواز بلند تین مرتبہ درود شریف والی آیت پڑھی۔ مسلمانوں نے جواب دیا متفقہ آواز۔ کافروں کو یقین دلائی کہ اب اس نے مسلمانوں کو مارنے اور مرنے پر آمادہ کر لیا ہے مجمع سکتہ کے عالم میں آیا اور میں راستہ نکال کر نکل گیا۔

دوسرا واقعہ جب ۱۹۲۵ء میں ویندار چن بسویشور اللہ کا مظہر بہ لباس دیگر بمصداق آیت کریمہ

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ	جس دن ہم آسمان کو لپیٹ لینگے
السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۝ ۲۱/۱۰۴	جسطرح تحریروں کا طومار لپیٹ

لیا جاتا ہے۔

اپنے ہاتھ میں ساتوں آسمان کا سجل (نقشۂ لوح محفوظ) لے کر نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ کا وعدہ پورا کرتا ہوا ویر لبنت کے جسمانی نشانات دکھنے کے لئے احمدیوں کے مرکز قادیان پہنچا۔ ظہر کا وقت تھا مسجد مبارک کھچا کھچ بھری ہوئی تھی چھت پر چڑھ گیا امام کے سر پر اقتداء کی۔ اس رات میں اس شدومد سے بارش ہوئی کہ قادیان کے بسنے والے بوڑھوں نے کہا کہ اس سے پہلے ہم نے اپنی عمر میں کبھی ایسی بارش نہیں دیکھی۔ سڑکوں پر جو سامان تھا سب بہہ گیا۔ اور بطور نشان احمدیوں کی مشہور لائبریری جو مہمان خانہ مہمان خانے سے ملحق تھی گر گئی صبح مہمان خانے

کے صحن میں مظہر اللہ کے روبرو کتب خانہ کے تمام کتابیں کیچڑ میں لت پت منہ کھول کر پڑ گئیں اس وقت وہ زبان حال سے کہہ رہی تھیں اللہ تیرے آنے کے بعد ہمارے علم پر پانی پھر گیا۔

تیسرا واقعہ جب ۱۹۲۶ء میں ویندار چن بسویشور بہ مصداق وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ (آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے) لنگایت کے مرکز ڈاون گری میں پہنچا شام میں جلسۂ عام منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں دیگر اقوام کے علاوہ لنگایتوں کا مجمع کثیر تھا۔ چن بسویشور نے اپنا بارش کا نشان دکھانے کے لئے (جو اسوقت الہاماً معلوم ہوا تھا) اعلان کیا کہ ابھی وعظ ختم نہ ہونے پائے گا کہ بارش شروع ہو جائیگی اس پر بھور تا سادھو نے جو ڈاون گری کے لنگایتوں کا گرو ہے جلسہ میں اٹھ کر کہا سوامی آپ کے کہنے کے موافق اگر بارش آجائے تو میں پورے ڈاون گری کو آپ کے قدموں پر لا ڈالوں گا کیونکہ لکھا ہے "بارش چن بسویشور کے تابع فرمان ہے" یہاں ڈیڑھ ماہ سے بارش موقوف ہوئی ہے جس سے کاشت خراب ہو رہی ہے میں نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ اس رات بارش اس شدومد سے ہوئی کہ گلی کوچے ایک ہو گئے سڑکوں سے ندیاں بہہ گئیں یہ کیا تھا؟ صبح چن بسویشور کے لئے لنگایتوں کے مندر کا دروازہ کھل گیا۔ سبھوں نے چن بسویشور کی تصدیق کی چوبیس گروؤں اور قوم کے پیشواؤں نے بیعت کی۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ	وہ کسی بات کے منتظر نہیں

اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ　　مگر یہ کہ اللہ بادلوں کے سایہ میں آئے
کی بات پوری ہوئی۔

چوتھا واقعہ ۱۹۳۶ء میں دیندار چن بسویشور بہ لباس دیگر نواب فرید خاں کی دعوت پر اپنے مستقر "اشمس" سے "شنگھائی" سات بجے شام آیا۔ یہ دعوتِ فرید نہیں تھی بلکہ عداوتِ یزید تھی۔ میں اور میرے چار احباب (جناب محمود القریشی صاحب، جناب غازی رحمت خاں صاحب، جناب محبوب حسین صاحب، جناب سید احمد صاحب مہاجر" کھانا کھا کر سو گئے رات کے گیارہ بجے پولیس کے سپاہیوں نے دھاوا مار کر ہم کو پکڑ لیا ساتھ ہی شمال سے رعدوبرق کے ساتھ ابر اٹھا میں نے بدبخت گرفتار کرنے والوں کو کہا اے بے ایمانو! ایک مبلغ اسلام، فنافی الرسول اور فنافی اللہ انسان کو دھوکہ دیکر پکڑ کر انگریز کے ہاتھ میں دیرہے ہو نہ وہ کچھ کر سکتا ہے۔ نہ تم کچھ کر سکتے ہو اس ابر کو جو بجلیوں کے ساتھ آیا ہے۔ معمولی نہ سمجھو یہ تم پر عذاب کی صورت میں آیا ہے۔ تم پر عذاب آکر رہیگا اور حکومت برطانیہ نے جو فرید خاں کے ذریعہ مجھے گرفتار کروایا ہے وہ بھی برباد ہو جائے گی ایسا ہی ہوا چند دن کے اندر کل سپاہی خانہ خراب ہو گئے۔ — برطانیہ دجال ہندوستان میں اپنا گدھا چھوڑ کر بھاگ گیا۔

اسی حقیقت کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ　　پھر جب اسے ایک بادل کے رنگ
اَوْدِیَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ　　میں دیکھا جو اُن کے وادیوں

مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ　　کی طرف بڑھ رہا تھا، کہنے لگے
بِهٖ ؕ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝　　یہ بادل ہم پر مینہ برسانیوالا $\frac{۲۴}{۴۶}$
ہے بلکہ یہ وہ ہے جس کیلئے تم جلدی کرتے تھے۔ ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے اسی طرح "شنگھائی" کے مقام پر وعید کے طور پر بارش آئی۔

شناخت دربار پروردگار

ہر کارخانہ اور ہر بازار اس کے کاروبار سے پہچانا جاتا ہے شاہ شہنشاہ راجہ اور پارٹیگار ہر ایک اپنے درباری ٹھاٹھ سے معلوم کیا جا سکتا ہے لہٰذا اللہ کا دربار بھی اس کے درباری ٹھاٹھ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اللہ کے دربار اس کے درباری انبیاء، اولیاء، غوث، قطب، ابدال اور اوتار کے وجودوں سے شناخت کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود اپنی آمد کے متعلق فرمایا ہے۔

وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ　　اور نبی اور شہید بلائے جائینگے
اور وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ　　اور تیرا رب آئے گا اور فرشتے
صَفًّا صَفًّا ۝ $\frac{۳۹}{۶۹}$ × $\frac{۸۹}{۲۲}$　　قطاروں کی قطاریں۔
اور فرمایا یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ　　جسدن اللہ پیغمبروں کو جمع
الرُّسُلَ ۝ وَاِذَا الرُّسُلُ　　کریگا۔ اور جب رسولوں کا
اُقِّتَتْ ۝ $\frac{۵}{۱۰۹}$ $\frac{۷۷}{۱۱}$　　وقت مقرر آجائیگا۔

یعنی اللہ تعالیٰ اقوامِ عالم کو جمع کرنے کے پیشتر انبیاء کو جمع کرے گا دلیل مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ اللہ اسوقت تک عذاب

نہیں لاتا جب تک پہنچانے والا مبعوث نہ کردے) ثابت ہوا کہ جس دربار میں انبیاء، اولیاء، غوث، قطب، ابدال اور اوتار جمع ہوں وہی دربار اللہ کا ہے۔ اور جس جگہ جمع ہوں وہی اللہ کا مستقر ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ دربار منظرِ عام پر لایا جائیگا یا خاصانِ حق کو ہی فیضیاب کرتا رہے گا؟

جواب جب تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا اور ایمان کا سودا ختم نہ ہوگا اللہ کا دیدار عام نہیں ہوگا۔ دلیل تَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ترجمہ اور تو ان کو دیکھیگا کہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں) جسکو چشمِ بصیرت نہ ہو اللہ کو دیکھ نہ سکیگا دلیل قُلْ يَوْمُ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ترجمہ کہہ فیصلے کے دن انہیں جو کافر ہیں ان کا ایمان نفع نہ دیگا اور نہ انہیں مہلت دی جائیگی

قرنِ اُخریٰ میں عارضی طور پر اللہ کا مستقر حیدرآباد ہے

قرنِ اولیٰ میں محض تبلیغ اسلام کی وجہ سے کفارِ مکہ نے پہلی دفعہ حضور منبعِ انوار صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کیا تو آپؐ طائف کی طرف نکل گئے۔ دوبارہ مکہ تشریف لائے تو آپؐ کو شعب ابی طالب کی طرف نکالا گیا۔ آپؐ وہاں سے نکل کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔ جہاں غازیوں کا ہجوم تھا۔ ان غازیوں میں زندگی گذارنا آپ کا مقصد نہیں تھا بلکہ ہجرت کو قرآن کریم کی صداقت کی دلیل بنا کر اپنے مستقر پر عود کرنا تھا تاکہ سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ کا نظارہ تمام دنیا دیکھے اس کے متعلق مدینہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور سردا

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔

اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ — جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا
الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ — ہے، وہ یقیناً تجھے لوٹ کر آنے
۲۸/۸۵ . . . . . . — کی جگہ واپس لائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کیا تیسرے بلّے میں اللہ کا مستقر مکہ معظمہ قائم ہوا چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے قیامت برپا کرکے دکن کے کافروں کے جھمگھٹ میں تبلیغ و ہجرت کی بنیاد ڈالی کیونکہ یہاں کافر اور مسلمان مخلوط تھے اس وجہ سے کلمہ گو مسلمان ان کو ان کی فریب خوردگی اور مفتونی کی وجہ سے قابلِ رحم سمجھ کر انکی چمک کا لحاظ کرکے انکی فوقیت کو بحال رکھتے ہوئے انکے حوصلہ افزائی کے لئے زمین و آسمان کی سینکڑوں شہادتوں کے ساتھ وقت مقررہ پر اپنی پوری شان سے غیر کی صورت میں آیا۔ اور جن بسولیشور کہلایا۔ جو ہند کے اوتاروں میں ان کا سردار ایشور اوتار ہے۔ اور بت شکن ہونے کے لحاظ سے الوہی (پیدائش کے لحاظ سے نہیں بلکہ قدسی طاقت کے ظہور کی وجہ سے) کلکی اوتار ہے۔ اس کا مسلمانوں میں اپنا کوئی دعویٰ نہیں۔ مسلمانوں کے لئے انکے سخت اصرار پر آپؐ نے کہا کہ داہنے گال پر سیاہ خال والا، لمبے بال والا، رہبانی لباس میں فِتْنَةً لِّلنَّاسِ بنکر امام الناس ہے (حدیث) جن لشیور کے نام سے موسوم ہو کر ظاہر ہوا ہے کفار کو علی الاعلان پکا کر کہہ رہا ہے کہ اے کافرو! تم جسکا انتظار کر رہے تھے وہ میں ہوں کلمہ گو ہوں۔ تمہارا ایشور اوتار مسلمان ہو کر پیدا ہوا ہے جگہ بغیر کلمہ پڑھے۔ ———

تمھارے ایشور اوتار کو ہی نجات نہیں ملی تو تم بغیر کلمہ پڑھے کس طرح —— نجات پاؤگے لطف یہ کہ کفّار نے بیّنات کی تاب نہ لاکر اس کو لالچی سمجھ کر سونے کے مٹھ بنانے کا لالچ دکھایا وہ نرم نہیں ہوا اس نے حاکم اور محکوم کی کچھ نہیں سنی اس نے پورے جلال سے اٹھ کر تبلیغ اسلام سے کرناٹک کا علاقہ گرم کیا۔ دس سال کے اندر دس خطرناک دنگے برداشت کئے آخر گیارہ بجے رات کو سنگینوں اور ریوالوروں کے سایہ میں پولیس کے ہاتھوں دھارواڑ میں گرفتار ہوا اس پر افتراء ہونیکا الزام لگایا گیا۔ چالیس دن مقدمہ چلا۔ عدالت میں اپنے دعوی کا ثبوت دیکر باہر نکلا کفّار پر حجت پوری کی۔ سختی بڑھ گئی ۳۲ بتیس جگہ زبان بندیاں کی گئیں۔ وہ کرناٹک کو اس طرح زلزلہ میں لاکر اپنے مستقر حیدر آباد کو واپس آگیا۔ شاہ عثمان کو ایک گھنٹہ کی ملاقات میں دھرم راج اور دھرم گرو کی حقیقت سمجھائی۔ اس کو اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَة کی بشارت دیتا ہوا ظلِ اللّٰہ کو اللہ کا وجود دکھایا۔ سلطنتِ آصفیہ کے ۱۶ سولہ ضلعوں میں ۲ دو سال دورہ کیا۔ ان ہی دنوں میں آصف نگر میں اپنی خانقاہ بنائی ہر طرح سے مستقر کو مضبوط کیا اس طرح اللہ کا اپنے ظل سے گہرا تعلق پیدا ہونا کفّار کے چراغ پا ہونے کا باعث ہوا۔ وہ چاہتے تھے کہ جن بسویشور کو ہر ہندو ریاست نے حتیٰ کہ شاہ لور کے مسلمان ریاست نے بھی شہر بدر کر دیا تھا۔ اور اس معاملہ میں کفّار نے حکومت برطانیہ کو بھی اپنا آلہ کار بنایا تھا۔ بایں وجہ جن بسویشور کا حیدر آباد مستقر بنتا ہوا دیکھ نہ سکے۔ اس عرصہ میں دکن کے ہندوؤں کے ساتھ ہندوستان کے کُل دشمنِ اسلام پنڈت مل گئے مخالفت کا ایک طوفان برپا کر دیا۔ ظل اللہ نے اللہ کی طرفداری میں جو با معنی تھی۔

ہندوؤں کے لیڈر پنڈت رام چندر دہلوی، پنڈت منگل دیو اور پنڈت چندر بھانوان سرغنوں کو شہر بدر کر دیا۔ عثمان علی بادشاہ کے اس عمل سے ہندوؤں کے جذبات نے ایک سیلاب کی صورت اختیار کی۔ اس قوم نے غیض میں آکر اللہ کا دین پھیلتے ہوئے دیکھ نہ سک کر میرے خلاف اپنے زبردست جلسے شروع کئے کہ اس سے پیشتر حیدر آباد میں کبھی نہ دیکھے۔ مخلوق کو حیدر آباد ہلتا ہوا نظر آیا کل ہندو دنیا کو برگشتہ کرنے کے لئے راجہ بہادر راؤ بہادر، دیوان بہادر اور دیگر راجاؤں کے دستخط سے اشتہار نکالا گیا۔ شکایت یہ تھی کہ ہمارا دشمن صدّیق دیندار چھ سو سالہ روایتی ہندو دوست سلطنت آصفیہ میں صاحبِ فرمان کیسا ہے۔ سری کرشن جی پر گاؤکشی کا الزام لگایا ہے نقلی چن بسویشور ہے۔ یہ خنجرِ ظالم ہے یہ امن شکن ہے۔ ہندو اور مسلمان میں نفرت پھیلا رہا ہے۔ لہٰذا اس سے فرمان واپس لیا جائے اور اس پر مقدمہ چلانے کی اجازت دی جائے اور اس کو شہر بدر کر دیا جائے۔ رعایا کی اس چیخ و پکار پر مملکتی مصلحتیں شروع ہوئیں اللہ کو اس کے مستقر سے اکھاڑ پھینکنے کی تجویزیں ہونے لگیں۔ ان کو یہ علم نہ تھا کہ اللہ کے معاملہ میں تجاویز ان کے لئے اپنی ہی رسّی دیکر اپنے ہاتھ بندھوا لینے کے مترادف ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کو کام میں لاکر ان کے مکر کا جواب اس طرح دیا کہ وہ کفّار کے گرو گھنٹال برطانیہ دجّال کی شمال مغربی سرحدیں توڑنے لگا۔ اس نے آزاد قبائل کی پیرابندی کی کوئی سرحدی دیوار ایسی نہیں چھوڑی جس کو اُس نے کھوکھلی نہیں کی برطانیہ نے گھبرا کر اللہ کو اپنے حکومت سے باہر کرنیکا فیصلہ

کیا چنانچہ اس نے ایک مراسلہ کے ذریعے سے فارن ایکٹ کی دفعہ لگا کر نظام کے نام لکھ بھیجا کہ یہ دیندار چن بسویشور شہر حیدرآباد محلہ آصف نگر کے رہنے والے ہیں انھوں نے ہماری سرحد بلا پاسپورٹ عبور کر کے آزاد قبائل کی تنظیم شروع کر دی تھی جو ہمارا تختہ الٹ دینے کے مترادف تھی ہم نے لاکھوں روپے خرچ کر کے بڑی محنت سے انکو گرفتار کر کے واپس کیا ہے۔ انکو ادھر مت آنے دو۔ ان سے پانچ ہزار کی نقد ضمانت لیکر اور تین شخصی ضمانتوں کے علاوہ انکی انجمن مکفول کر لیکر حیدرآباد میں نظربند رکھو تاکہ وہ کبھی بھی اپنے مستقر حیدرآباد سے نکل سکیں۔ یہ ہے اللہ کا معجزہ جس کے سمجھنے میں انسان کی عقل عاجز ہے اللہ جو بولتا ہے اور کرتا ہے اس کی انسان کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی اور دنیا کی قوتیں اس کی قوت کے سامنے عاجز ہیں دجّال کے اس عمل کا نتیجہ یہ نکلا کہ دشمنوں کے منصوبوں اور کرتوتوں پر پانی پھر گیا۔ اللہ اپنے مستقر پر آدھمکا حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۳۹/۴۸ وہی اُن پر آئیگا جس پر وہ ہنسی کرتے تھے) دیندار چن بسویشور نے اس طرح اپنی خبریں تحت الثریٰ تک پہنچا کر حیدرآباد کے کافروں سے پکار کر کہا اے شہر بدر کرنے کا زعم رکھنے والے کافرو اب اپنے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیندار چن بسویشور کو اس کے مستقر سے باہر نکالو۔ تم کو خبر نہیں۔ اس نے کیا کیا ہے۔ اس نے تمھارے ہاتھوں کو تمھاری ہی رسی سے باندھ دیا ہے۔ کانٹا نکالنا چاہتے تھے سو کانٹا ٹھوک دیا ہے وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۹/۲ ترجمہ اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں)

دیندار چن بسویشور نے پکار کر کہا اے کافرو! تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ جب کبھی تم اس کے مقابلے میں آؤگے وہ تم کو معجزہ پر معجزہ دکھائیگا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے زمانے میں بھی حیدرآباد ہی کو اپنا مستقر بنایا شمال مغربی سرحد سے وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو کر نہیں آیا بلکہ اُس نے خَيْرُ الْمَاكِرِيْن بن کر اپنی واپسی کو ہی کامیابی کا سبب بنایا۔ اسنے آزاد قبائل میں سات ماہ رہ کر اپنی گرفتاری کو اپنی صداقت، بے لوثی اور دجّال دشمنی کو دلیل بنا کر پورے آزاد علاقہ کو اپنا مطیع کیا۔ چار بادشاہوں کو اپنی بیعت میں داخل کیا اپنے مستقر ہی پر بیٹھ کر بارہ سال کے اندر برطانیہ کو مجرم گردان کر ۱۳۶۶؁ ہجری رمضان المبارک کی لیلۃ القدر میں ٹھیک بارہ بجے اس کا اقتدار اعلیٰ چھین لیکر حسب ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایہ سفید فام دجّال کا ہندوستان سے منہ کالا کیا هَلَكَ قَيْصَرُ لَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ ترجمہ ہلاک ہو گیا قیصر اس کے بعد قیصر نہ ہوگا)

قیصر کی اس ہلاکت میں اس نے اپنا کمال بعید از وہم و خیال یہ رکھا تھا کہ دو آزاد حکومتوں یعنی یونین اور حیدرآباد کی ٹکر میں اپنا غزوات کا پروگرام پورا کر لیا۔ اس طرح اس نے نقیر مبشرہ فقیر صورت اللہ والوں کو محض سپہ گری سے واقف کرانے کے لئے پانچ محاذیں قائم کر کے ۲۷ ستائیس غزوات کروائے۔ ایسے ہی موقع کے لئے اللہ کا وعدہ تھا

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۳۳/۴۴ ان کی دعائے ملاقات جس دن وہ اس سے ملینگے سلامتی ہوگی

اس نے ان اللہ والوں کو ہزاروں عصری اسلحہ سے لیس دشمنوں کے مقابلہ میں بھیجا اور ان کو سلامت رکھ کر دنیا کو ثبوت دیا کہ لقاء اللہ والی جماعت یہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ فقیر قرن آخر میں بھی فنِ سپہ گری سے بے خبر نہیں رہے۔ غزوات کر کے غازی کہلائے۔ اس نے اپنے مستقر پہ بیٹھ کر سرحد کی تنظیم کر لی۔ اور ان بہادر مجاہدین سے جہاد کا کام لیا۔ کشمیر پر حملہ کروایا تاکہ جنت الفردوس بطور نشان دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور پھر نہ جائے اس کے بعد پورا ہندوستان جہاد کا میدان بن جائیگا ایسے موقعہ پر حیدرآباد ہی اس کا مستقر رہے گا کیونکہ حیدرآباد ہی ہندوؤں سے آباد، دکن کے پانچ صوبوں کا مرکز ہے۔ یہیں ہر قوم اور ہر ملک کے آدمی بھی بستے ہیں۔ بایں وجہ اقوام عالم کے ہادیان بھی اس مرکز میں جمع ہوئے ہیں وہ اس مستقر سے یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا (داخل ہوں گے دین میں فوج در فوج) کا نظارہ دنیا کو دکھائیں گے

اللہ اپنی ضرورت کے لحاظ سے اپنا مستقر بناتا ہے

یہ نکتۂ عرفاں ہے کہ اللہ اپنے دربار میں بظاہر انھیں انبیاء کو جمع کرتا ہے جن کی امتوں کو مسلمان کرنا ہوتا ہے پہلی دفعہ اس نے اپنا دربار مکہ معظمہ میں گرم کیا اور اس کی اطراف کے اقوام کے انبیاء کو دربار میں جمع کر لیا۔ فرمایا۔

وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اِبْرَاھِیْم فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍؓ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی نُوْحٍ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عُمَرؓ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اِدْرِیْس فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عُثْمَانؓ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی یَحْیٰی فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیؓ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبُوْ ذَرٍ غِفَارِیؓ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا لَہٗ نَظِیْرٌ مِنْ اُمَّتِیْ (کنز العمال جلد ساتٹ)

جو شخص حضرت ابراہیمؑ کو دیکھنا چاہتا ہے پس چاہیئے کہ وہ دیکھ لے حضرت ابوبکرؓ کو اور جو شخص نوح علیہ السلام کو دیکھنا چاہے پس وہ دیکھ لے حضرت عمرؓ کو اور جو شخص ادریس علیہ السلام کو دیکھنا چاہے پس چاہیئے کہ وہ دیکھ لے حضرت عثمانؓ کو اور جو شخص یحییٰ علیہ السلام کو دیکھنا چاہے پس چاہیئے کہ وہ دیکھ لے حضرت علیؓ کو اور جو شخص دیکھنا چاہے عیسیٰ ابن مریم کو پس چاہیئے کہ وہ دیکھ لے حضرت ابوذر غفاریؓ کو (اس کے علاوہ) کوئی ایسا نبی نہیں ہے جس کی نظیر میری امت میں نہ ہو۔

قرن اولیٰ میں جن انبیاء کا اجتماع اللہ کے دربار میں ہوا۔ قرآن کریم میں انھیں انبیاء کا ذکر ہے۔ اس علاقہ کے انبیاء بحکم رب العالمین لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ (ضرور ضرور تم انبیاء کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کے دین کی مدد کرنی ہوگی) کی تعمیل میں وہاں آئے۔ اللہ

کے مظہر رحمۃ للعالمین پر ایمان لائے اور آپ کی معیت میں مددگار بن کر دین اللہ کو پھیلا کر چلے گئے۔ اللہ نے وعدہ کیا یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ (جس دن اللہ رسولوں کو جمع کریگا) دوبارہ میں آؤں گا تو اس علاقہ میں آؤں گا جہاں کثرت سے مختلف ذات کے کفار رہتے ہوں تاکہ اُن کے رسولوں کو وہیں جمع کر کے ان کے ذریعہ سے اپنے دین کو پھیلاؤں اس معیار پر کوئی خطہ پرکھا جائے تو وہ حیدرآباد کا علاقہ ہی نظر آتا ہے پاکستان کا قیام اس کی بیّن دلیل ہے۔ دکن ہی ایک ایسا خطہ ہے جہاں ایک سَو ایک ذات والے ہندو رہتے ہیں ایک صورت سے دیکھا جائے تو اقوام عالم کا مجموعہ بھی یہی ہے۔ خطۂ دکن میں کیونکہ شمالی ممالک کے قدیم آرین اور سہتین اقوام کی مختلف ذاتوں کے علاوہ قدیم عربی النسل اقوام مختلف ذات والے کفار بھی ہیں اس وجہ سے یہاں یونسؑ، یوشعؑ، آدمؑ، نوحؑ، ایوبؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ کے علاوہ کثرت سے دیگر اقوام کے اوتار، رشی، منی کا جمع ہونا ضروری تھا۔ اس لحاظ سے ہندوؤں کے اوتاروں رشیوں اور منیوں میں سے ایک بھی وجود نہیں جو چھوٹا سب کے سب اللہ کے دربار میں آموجود ہوئے ہیں۔ اللہ کے مستقر کی اس سے بڑھ کر اور کیا ضرورت پوری کرنی ہوگی کہ اس کے دربار میں رام و کرشن کے مثیل ایک درجن سے زائد زانوئے ادب طے کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔

آخَرِیْنَ مِنْهُمْ دکن کے عرب ہی ہیں۔ یہی عرب لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کے مصداق ہیں۔ الہام:- وہ عرب تھا عربوں میں آیا

یوں تو دکن بوجہ تجارت عربوں کا دوسرا گھر رہا ہے۔ جنوب مغربی مانسون عربستان سے عربوں کو دکن لاتا رہا۔ ملابار ان کا قیام گاہ تھا اور شمال مشرقی مانسون ان عربوں کو جو جانا چاہتے تھے یا تجارت کی ضرورت کے لحاظ سے جن کو واپس جانا ہوتا تھا وہ واپس لئے جاتا تھا۔ ورنہ دکن نہ چاہتا تھا کہ ان کو کبھی چھوڑیں۔ اس طرح دکن اور عربستان عربوں کا گھر آنگن بن گیا تھا۔ غرض جب سے کہ نسلِ انسانی کی ابتداء ہوئی ہے۔ دکن میں اسلامی حکومتیں قائم ہونے لگیں اب عربوں کی سپاہیانہ حیثیت سے بھی پرورش ہونے لگی۔ تاریخ کہہ رہی ہے کہ جب عالمگیر نے دکن کی مختلف اسلامی حکومتوں کو ایک حکومت آصفیہ میں ضم کر دیا جس کا پایۂ تخت حیدرآباد بنایا گیا تو اس بود و باش کے لحاظ سے حیدرآباد عربوں کا مرکز بن گیا چنانچہ سلطنتِ آصفیہ رفتہ رفتہ دکن میں عربوں کی ایک کالونی بن گئی۔ پایۂ تخت اور اضلاع میں عربوں کا بسیرا لاکھوں کی تعداد میں ہو گیا۔ حالانکہ دکن میں ہمیشہ سے ہندوؤں کی بڑی بڑی سلطنتیں رہیں مگر عربوں کی دیندارانہ خوبی یہ کہ انھوں نے کسی زمانہ میں بھی کافر کی حکومتوں میں ملازمتیں اختیار نہیں کیں۔ چنانچہ جب لارڈ کرزن نے دیکھا کہ سلطنتِ آصفیہ کی طاقت محض عربوں کی

سنت کی تکمیل کے لئے اپنی پیدائش کے علاقے میں عربوں کو جمع کرلے کر عرب بچوں میں بچہ بنکر بکریاں چراتا ہوا آیا۔ اور کمال اس کی حکمت کا یہ کہ مدراس کے اعلیٰ خاندان کے حسینی اور حسنی دو مبارک وجودوں سیّد امیر حسین آور آمنہ بی صاحبہ کو انگریزوں سے معاشی بربادی کروا کر سلطنتِ آصفیہ میں بھیجتا ہے حسب بشارت وہ اپنے وقت پران دونوں کو ملازمت کے حیلہ سے تلنگانہ علاقے کے عربوں سے آباد گرومٹکال اور بلمور کے درمیانی بستی بالم بیٹھ (بچہ کا گاؤں) میں پہنچاتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی پُراسرار عبادت کا ہر موقعہ مع لوازمات کاملہ کا اظہار کرنے کے لئے اس بچہ والے گاؤں میں بچہ بن کر آئے اور عربوں سے آباد مشہور گاؤں گرومٹکال میں عرب بچوں کا گرو یا سردار بن کر بارہ سال گذارے اس طرح جب وہ بکریاں چرانے والے بچوں کی عمر کو پہنچا وہ خدا کا نور بارہ سال کی عمر میں عربوں میں آیا جب سے عرب یہاں آباد ہیں سنتے چلے آئے ہیں کہ اس بستی کا نام ممدّور معروف بہ خدا کا نور ہے۔ اس اللہ کے نور والی بستی میں اس نے اپنی قدیم سنت کو پورا کرنے کے لئے دو سال عرب بچوں کے ساتھ بکریاں چرائیں۔ زمانہ رُشد اس نے اپنی بولی ہوئی بات لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ترجمہ (تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے) کو پورا کرنے کے لئے حسب وعدہ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (ان کا الحاق ہو) علاقہ حیدرآباد میں بسنے والے اور میسور کے جنوب مغربی سمت کو ہند و قوم نیرتّہ کہتی ہے۔ یعنی یہ پیشینگوئیوں والا لفظ ہے) اس کتاب میں دوسری جگہ اس کی تفصیل

وجہ سے ہے تو اس کو توڑنے کی نیت سے اس نے کُل عرب سپاہیوں کو بمع ان کے سرداروں کے فتح میدان میں جمع کیا اور تنخواہوں کے اضافے کی لالچ بتاکر ان سے کہا کہ تم برطانیہ کے علاقے کو چلو اور ہمارے سپاہی بن جاؤ ہم تم کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ سرداروں نے صاف جواب دیا کہ ہم کافر کی ملازمت حرام سمجھتے ہیں۔ یہ حقیقت دیند ابدی منکشف کررہی ہے کہ ہندوستان یا دکن کی کسی کافر ریاست میں عرب ملازم نہیں تھے۔ اور اللہ کا فضل یہ ہے کہ اس نے عربوں کو زیادہ سے زیادہ بلدہ حیدرآباد میں یا اضلاع میں بسانے کے لئے بمبئی بندرگاہ بنا لیا جس کی وجہ سے اس ریاست میں عربوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا اور عربوں کو ملازمت کے ذریعے معاش کے علاوہ تجارت کا ذریعہ معاش بھی ہاتھ آگیا اللہ نے اپنے مجوزہ کام کے لئے دکن کو سبزہ زار بناکر بکریاں چرانے والے عربوں کو رہائشی سہولت پیدا کردی۔ ان عربوں نے چند صدیوں کے اندر سلطنتِ آصفیہ کے بڑے بڑے میدانوں پر جہاں سبزی تھی قبضہ کرلیا وہ اضلاع تلنگانہ تھے۔ اللہ بے نیاز کی عالم اسباب میں اپنی قوت اور قدرت کی شناسائی کی غرض سے کہ جس نے اپنے دوسرے مستقر کی تاریخی تبدیلیاں قوموں کی نشیب و فرازیاں قومِ عرب کے موافق مزاج خطّے دکن میں آب و ہوا کی سازگاریاں پیدا کردیں۔ درحقیقت یہ کل اس کے دورے کے انتظامات اور سرپرستیاں تھیں جو پوری ہورہی تھی۔ جب وقت آگیا تو وہ اپنی بنیادی ابتدائی

آئی ہے۔ نَزُتیَہ کے لفظی معنی نوجوان کے ہیں۔ اصحاب رقیم ہیں یہ کل عربی النسل ہندوستان کے جنوب مغربی علاقے کے رہنے والے مذہبی ہیں) جنوب میں بسنے والے اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ عرب قوم سے اپنا الحاق کروایا۔ ان ملکوں کا دورہ کرکے ان کو اپنے مستقر حیدرآباد میں جمایا۔ اور انہیں اپنی آمد کے نشانات پڑھکر سُنائے۔ ان نوجوان عربوں نے نشانات کو دیکھ کر سجدہ کرلیا۔ یہ سجدہ ان کے ایمان اور تزکیہ نفس کا باعث ہوا نفس پاک ہونے کے بعد اس نے اپنے کلام کے حقائق اور معارف ان کے دلوں میں جمایا۔ اس طرح اللہ نے اپنے تبلیغی زمانہ میں حیدرآباد ہی کو اپنا مستقر بنایا۔ اللہ کے دین کی تبلیغی ہلچل اور دوڑ دھوپ کیلئے بھی یہی شہر مستقر رہا۔ دین اللہ کی تبلیغ کیا تھی۔ وہ بجلی کا کڑکا تھا۔ جس نے دکن کی ساری زمین ہلادی۔ شہر بدری کے لئے حاکم اور محکوم میں مشورے ہونے لگے جس کا ذکر آچکا ہے۔ محض شہر بدر کرنیوالوں کی طاقت کو عاجز کرنے کے لئے ماہِ محرم میں جس کو اس نے اپنی بشارت کے طور پر ہجری کے آغاز والا مہینہ بتایا تھا اصحاب کہف کی طرف ہجرت کی۔ حسب ارشاد قرآن کریم کہف کی سیدھی طرف سورج نکلتا ہوا اور بائیں طرف ڈوبتا ہوا دیکھتے ہوئے کہف میں پہنچا۔ سات ماہ کے اندر کل کہف والوں کو اپنی زیارت کرواکر ماہ معراج رجب المرجب میں مراجعت فرماکر اپنے مستقر پر آیا۔ کفار بارہ سال تک اس کو اپنے مستقر سے نکالنے کیلئے بل مارتے مارتے نیست و نابود ہوگئے ایک سے دو، دو سے تین حاکموں کی حکومت کو

جڑ سے اکھاڑ کر چھینکا اپنے نور کو بلدہ حیدرآباد میں چمکایا اور اعلان کیا کہ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى	اور تم جان لو کہ اللہ کو عاجز کرنے
اللّٰهِ ۹/۲ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ	والے نہیں۔ سو جب نظر خیرہ ہو
وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ	جائیگی۔ اور چاند تاریک ہو جائیگا
وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ	اور سورج اور چاند اکٹھے کئے
يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا	کر دیئے جائیں گے اس دن انسان
وَزَرَ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ	کہیگا کہاں بھاگ کر جانا ہے ہرگز
نِ الْمُسْتَقَرُّ ۷۵/۸ تا ۱۲	نہیں کوئی جائے پناہ نہیں تیرے

رب کی طرف اسدن ٹھکانہ ہے۔

اَلْمُسْتَقَرُّ کا الف لام تعریفی اس دور میں حیدرآباد شہر کے لئے ہے۔

موعودہ چاند گرہن سورج گرہن کا تصرّف حیدرآباد سے۔

اللہ نے اپنے مستقر کی نشاندہی میں ہندوؤں اور مسلمانوں سے حیدرآباد ہی میں پونم، اماس، جمعہ کا احترام کروایا۔ مسلمانوں کے پاس قرآن کریم کی روح سے جمعہ، جُمِعَ الرُّسُلُ اور جامع الناس کا دن ہے اور ہندوؤں کے پاس قیامت کا دن ہے لکھا ہے ایشور اوتار کی پیدائش کے سات سال بعد دنیا پر قیامت آئیگی۔ اس کا نشان یہ ہے کہ ایک ماہ میں پونم (۱۳) تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور اماس (۲۸) تاریخ کو سورج گرہن ہوگا جس کو قبل از وقوع یادگار کے طور پر ہزارہا سال سے ہندو پونم اور

اماس کے نام سے موسوم کرکے پوجا کرتے چلے آرہے ہیں۔ وہ درحقیقت حسب انداز قرآن کریم دو گرہنوں کی علامات قیامت بتایا گیا تھا۔ اور اس کی تفسیر میں حدیث میں آیا ہے خَسَفَ الْقَمَرُ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ (یعنی ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن ہوگا۔ یکسِفُ الشَّمْسُ فِی الْوَسَطِ (یعنی ۲۸ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ وَھِیَ فِی الرَّمَضَانِ (اور وہ رمضان کے مہینہ میں ہوگا) یہ واقعہ ماہِ رمضان ۱۳۱۱ھ میں ہو چکا ہے۔ دیکھو جنتریاں۔ یہ واقعہ نشاندہی کر رہا ہے کہ اللہ کا مستقر حیدر آباد ہے دلیل یہ کہ ہندوستان میں حیدر آباد ہی ایک ایسا شہر ہے جس کے بسنے والے ہندو اور مسلمان اماس اور جمعہ کو چھٹی مناتے ہیں۔ یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلُ (جس دن اللہ رسولوں کو جمع کریگا) اور اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ (تحقیق کہ تو لوگوں کو جمع کرنے والا ہے) کے عظیم الشان کام کا مرکز حیدر آباد ہی ہے اسطرح ہندو مسلمان غیر شعوری طور پر اپنے عمل سے اللہ کے مستقر کا پتہ دیرہے ہیں بتایا گیا ہے کہ۔

سندھیا وندن (ہندوؤں کا مشہور منتر ہے) میں اللہ کا مستقر حیدر آباد ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے دوبارہ آنے کے نشانات والا مہامنتر جس کو تبرک کے طور پر ہندو اقوام ہر شادی کے موقع پر پڑھا کرتی ہے اس میں

اس نے اپنے مستقر کو اس کے حدود قائم کرکے بتایا ہے فرمایا وہ عقل سے کام لینے کا زمانہ ہوگا، فرقہ بازی کی دھوم رہے گی۔ سفید سوّر مشینوں سے کام چلاتے رہیں گے۔ ایسے زمانہ میں بھارت ورش (ہندوستان) میں وندیاچل پہاڑوں کے جنوب میں کرشنا اور گوداوری کے درمیانی علاقہ میں جہاں شالیوان کا سکہ چل رہا ہوگا جس سلطنت میں چاند اور تارہ کا سکہ رائج ہو وہاں برھمن (سید) خاندان میں مرگسرا کے پہلے پندھرواڑے میں دن کے نو بجے دوبارہ کلکی اوتار کا روپ دھارن کرکے میں آؤں گا۔")

ربّ العالمین کے مظہر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس طرف اشارہ کرکے فرمایا" مجھے ہند سے ٹھنڈی ہوا آرہی ہے،، وہ ہند مجھ میں نہیں ہے مگر میں ہند میں ہوں،، یہ مسلّمہ امر ہے کہ حکومت اور آزادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و ناموس کے لوازمات ہیں جب اسلامی حکومت پورے ہندوستان سے کچھ کھچا کر حیدر آباد میں آگئی۔ آپ کے ہند میں رہنے کا پتہ چل گیا۔ حسب بشارات چنگا بنگال والے ولی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قلعہ ہند میں پناہ گزیں ہیں۔ ہندویونین نے جب حیدر آباد پر یورش کرکے اس کو پایہ تخت سے ملحق کر لیا۔ آپ کے پناہ گزیں ہونے کا پتہ چل گیا۔ حیدر آبادیوں کا مشہور مقولہ ہے کہ "حیدر آباد میں ڈھونڈتے ڈھوتے اللہ مل جاتا ہے مگر ملازمت نہیں ملتی" یونین کی حکومت میں مسلمانوں کے لئے یہاں ملازمت عنقا ہو کر یہ مقولہ پورا ہوا۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔

برپا شدہ قیامتِ کبریٰ میں خوفزدہ لوگوں کو امن دینے والا شہر ہی اللہ کا مستقر ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

اور اللہ ایسا نہ تھا کہ اُن کو عذاب دیتا حالانکہ تو اُن میں تھا۔

بلدہ حیدرآباد اللہ کا مستقر ہونے کے ثبوت میں خود یہاں کے باشندے علیٰ شہادت دے رہے ہیں کہ یونین کے فوج کے داخلہ کے وقت اطراف اضلاع میں کشت وخون، غارت گری، لوٹ کھسوٹ اور عصمت دری ہو رہی تھی اور حیدرآباد امن سے تھا۔ اس وقت کون ایسا انسان تھا جو اللہ کی اس معجز نمائی کو محسوس نہیں کر رہا تھا۔ یونین کے دشمن اتحادی لیڈر جو اضلاع میں بستے تھے۔ اور بعض یونین کے مقابلہ پر بھی گئے یہ معلوم کر کے کہ رضاکاروں کو شکست فاش ہو چکی ہے۔ تقریباً تمام سر پر پاؤں رکھ کر دوڑتے آئے اور بلدہ میں روپوش ہو گئے۔ اس وحشت ناک زمانہ میں حیدرآبادیوں نے دیکھا کہ مخلوق پرندوں کی طرح اطراف سے اُڑ کر حیدرآباد میں پناہ لے رہی ہے۔ درحقیقت یہ مخلوق اپنی زبانِ حال سے فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ۔ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ کہہ رہی تھی ورنہ ان کو کیا یقین تھا کہ حیدرآباد اس خونی طوفان کی زد سے بچ جائیگا۔ حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ ہلاکو خان کے چنگل سے بغداد شہر کے لوگ بچ نہ سکے۔ غدر کے زمانے میں اور موجودہ انقلاب میں دہلی میں پناہ لے کر بچ نہ سکے اسٹالین کے قہاریت کے زمانے میں اہلِ جرمن برلن میں پناہ لیکر بچ نہ سکے۔ اتحادیوں کے حملہ کے وقت رومی، شہر روم میں پناہ لیکر بچ نہ سکے۔ مختصر یہ کہ کہیں بھی کسی حملہ کے وقت کوئی دار الخلافہ محفوظ نہیں رہا۔ وہ کون سا تصرف ہے کہ مسلمانوں کے قتل عام کے زمانہ میں جو حیدرآباد آیا بال بال بچ گیا لاکھوں کی تعداد میں مسلمان اللہ کے مستقر میں داخل ہو رہے تھے۔ بظاہر دشمن کے لئے دیکھنے کا یہ بہترین موقعہ ہاتھ آیا۔ گھر بیٹھے شکار مل گیا یا یہ کہو کہ باورچی خانہ میں خرگوش گھس گیا تھا۔ ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ظالم بآسانی ان کا کچومر نکال دیتے مگر وہ ایسا نہ کر سکے۔ کس تصرّف نے دشمن کے ہاتھ کو روکا؟ محصور مسلمانوں میں وہ کون سا مسلمان تھا جس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے نہ پھرتی ہو؟ ہر ایک زبان پر یہی تھا مَنْ رَاق وَمَنْ رَاق یعنی ایسے پُرخطر زمانے میں ہم کو کون بچائے گا۔ حیدرآباد کو اللہ کا مستقر بنا ہوا دیکھنے والے خانقاہِ سرورِ عالمؐ سے نکل کر بے خوف وخطر بلدہ کے محلوں میں پھیل گئے۔ اور مسلمانوں کو یقین دلایا کہ یونین کی مٹھی بھر فوج کی کیا مجال کہ وہ اللہ کے مستقر پر ہاتھ ڈال سکے یا بمباری کر سکے اگر ایسے موقعہ پر ہٹلر، مسولینی یا چنگیز خان کی فوج بھی آجائے تو وہ بھی کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ اللہ نے یہاں اپنا مستقر بنا یا ہے یعنی ننا اللہ حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب نے یہاں اپنا گھر بنایا ہے۔ جسکا نام خانقاہِ سرورِ عالمؐ ہے اللہ کا وعدہ ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ   اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان کو
وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۳۳   عذاب دیتا حالانکہ تو ان میں تھا

جب تک بعثت ثانی میں ہم نشاۃ الثانیہ والے یہاں ہیں اس شہر پر

کوئی بلا نہیں آسکتی۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم اللہ والوں نے ہزارہا مسلح دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کیا اور کتنی کو نارِ جہنم پہنچایا اور ہم ہر وقت کامیاب رہے۔ لطف ہے کہ ہم میں سے ایک بھی زخمی نہیں ہوا اللہ کا وعدہ تھا۔

ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ　　پھر ہم اپنے رسولوں کو اور
اٰمَنُوا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا　　انہیں جو ایمان لائے بچاتے ہیں
نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ۱۰/۱۰۳　　اسی طرح ہمارا ذمہ ہے
مومنوں کو بچائیں گے۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہماری بیعت کردہ بعض عورتیں گھبرا کر باولیوں میں گر گئیں زندہ نکال لی گئیں بعض جگہ ہماری بیعت کردہ عورتیں مع بچوں کے باولیوں میں پانچ پانچ گھنٹے رہیں۔ صحیح سلامت نکال لی گئیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ امرتسر اور لاہور کے درمیان سکھ قوم کے دس دس سپاہیوں نے اللہ کے ہاتھ پر بیعت کئے ہوئے عبا ئعین کو اپنے پہرہ میں امرتسر سے لاہور پہنچایا۔ یہاں بلا رام اسٹیشن پر رضاکار خرگوشوں کی طرح مارے جا رہے تھے۔ مگر اللہ کے ہاتھ پر بیعت کئے ہوئے ڈاڑھی والوں اور غیر ڈاڑھی والوں کو مع ان کے بیوی بچوں کے انجمن پہنچایا جا رہا تھا۔ یہ کون سا ہاتھ تھا۔ یہ کس کا معجزہ تھا جو ایسا ہو رہا تھا۔

اے بلدہ حیدرآباد والو! تم صرف ہمارے طفیل میں بچے ہو۔ کیونکہ اللہ اَنْتَ فِيهِمْ کہہ رہا ہے۔ اس کو فاطمہ کے لال کا پاس ہے جو فنافی الرسول

اور فنافی اللہ بن کر آیا ہے یہ قیامت کبریٰ ہے ؎

پہن کر لال کپڑے عرصۂ محشر میں کون آیا
بتا دوں فاطمہ کا لاڈلا معلوم ہوتا ہے

ہم چوبیس سال سے مسلمانوں کو اس عذاب سے ڈرا کر اللہ کی طرف بلاتے رہے کسی نے پرواہ کی بلکہ ہماری مخالفت کی۔ آج اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ یہ قیامت بی بی فاطمہ کے لال نے برپا کی ہے۔ وہ ہمارے لئے عید کا دن ہے تم دیکھتے ہو ایسے خطرہ کے موقعہ پر اطراف واکناف سے معجزہ کے طور پر بچ کر ہمارا ہر اللہ والا آرہا ہے۔ خانقاہ سرورِ عالم میں اللہ اپنے درباری ارکان انبیاء، غوث، قطب، اولیاء اللہ، اوتار اور ابدال کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔ غرض ہم دیکھ رہے ہیں کہ گرفتارِ عذاب مسلمان غیر شعوری طور پر صرف امن کی تلاش میں اللہ کے اطراف جمع ہو رہے ہیں۔ اللہ فرما رہا ہے۔

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ　　اور ضرور ہم انہیں نزدیک کا
الْاَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ　　عذاب بڑے عذاب سے پہلے
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۳۲/۲۱　　چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں

اللہ کو اس عذاب میں صرف رجوع الی اللہ مقصود ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔ یہ وہ بیّنات ہیں مخلوق جس کی یاد میں یادگاریں قائم کر کے اپنی بے نصیبی پر تیرہ سو سال تک روئے گی۔ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ کے وعدہ کو آئندہ پر رکھ چھوڑیں گے۔ چونکہ یونین کے داخلہ کے بعد اس جماعت کا غزوات والا نظام العمل ختم ہوا تھا۔ جہاد کا نظام العمل مرتب ہونے تک یونین نے

غیر شعوری طور پر ان اللہ والوں کو ماہوار پانچ ہزار روپیہ ان کے اخراجات کے لئے دے کر اپنے زعم میں نگرانی میں رکھا ہے گویا فرعون کے گھر میں موسیٰ پرورش پا رہے ہیں۔ کیونکہ یہ کام کے لوگ ہیں۔ یونین کے داخلہ کے ساتھ ہی غزوات کا عمل ختم ہوتا ہے۔ بے قراری سے ان اللہ والوں نے مثلُ الاعلیٰ سے سوال کیا اب ہمارا پروگرام کیا ہے؟ مثلُ الاعلیٰ نے کہا اس جمعہ میں یونین داخل ہو رہی ہے۔ آئندہ جمعہ تک انتظار کرو پروگرام سامنے آجائیگا کیوں کہ تم لوگ بے کار رہنے کے لئے یا دنیا کا کاروبار کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہو جب دوسرا جمعہ ختم ہوا صبح گریزن نے انجمن کو گھیر لیا۔ اور ہم سب کو دجّال کی دوزخ مومن کی جنت چنچل گوڑہ جیل میں پہنچا یا گیا اس جنت کو اللہ والوں نے آج ہی نہیں دیکھا ہے بلکہ بارہ سال کے اندر یہ لوگ ایسی چالیس جنتوں کی سیر کر چکے ہیں۔ ہر جیل جس میں انھوں نے سیر کی وہاں نشان دیکھا چنانچہ اس جنت میں بھی یہ اللہ کا نشان نمایاں ہوا ہے کہ روزِ اول سے ہی ایک اے کلاس کے کمرہ میں ایک فرشی پتھر اس خدمت کے انتظار میں تھا کہ وہ اعزازی طور پر بوقت صلوٰۃ (نماز) فاطمہ کے لال کو اِس کی بائیں ایڑی کی پستی کو داہنی ایڑی کی بلندی سے برابر کرنے میں مدد دے۔ یعنی کمرہ نمبر ۱۱۰ جو ۱۲۰ مربع فٹ ہے اس میں دو انچ کا سلوپ شمال سے جنوب کو جاتا ہے۔ درمیانی حصّہ میں جہاں نماز پڑھی جاتی ہے جائے نماز پر بائیں ایڑی کی حد تک ۱/۵ انچ پتھر بلند ہے۔ اس طرح وہ پتھر قیام کی تکلیف کو رفع کرنے کا باعث ہوا۔ یہ واقعہ اس وجہ

سے پیش آیا تا کہ دنیا کو اس بات کا ثبوت ملے کہ اللہ والوں کا ہر دورہ عنداللہ مکتوب ہے۔ اور ہر قیام عنداللہ مکتوب ہے۔ ہر مقام پر اللہ اپنا معجزہ دکھا کر یہ کہہ رہا ہے کہ کائنات ہمارے ہی لئے بنی ہے اور ہمارے انتظار میں کھڑی ہے۔ قرآن کریم اس کا گواہ ہے۔ مخصوص پتھر کا پتہ قرآن کریم نے اس طرح دیا ہے۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ	جس دن پنڈلی ظاہر ہوگی اور
يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا	وہ سجدے کی طرف بلائے جائیں
يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً	گے تو کر نہ سکیں گے ان کی نظریں
اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ	جھکی ہوئی ہونگی، ذلت اُن پر
وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى	چھائی ہوئی ہوگی اور کبھی
السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ	ان کو سجدے کی طرف بلایا جاتا
۶۸ / ۴۲ تا ۴۳ ۔	تھا اور وہ صحیح و سالم تھے۔

سخت گرفت کے زمانہ میں اللہ کے قدم کے آثار دیکھ کر لوگوں کو زیارت کے لئے بلایا جائیگا وہاں قدم نہیں رہے گا صرف آثارِ قدم رہنے کی وجہ سے ان کو قدم بوسی نصیب نہ ہوگی اس وجہ سے زیارت کو آنے والوں کی آنکھیں مارے شرم کے نیچے رہیں گی۔ ان پر ذلّت کی مار ہوگی۔ ان لوگوں کو دوزخ نما جنت میں اللہ کے قدم کا پتہ دینے والا صرف معجز نما پتھر رہے گا جس کو دیکھ کر وہ اپنی بدنصیبی پر روئیں گے کیونکہ اس سے پیشتر ان لوگوں کو اللہ کی قدم بوسی کا ثواب حاصل کرنے کے لئے بلایا گیا تھا مگر وہ اپنے حال پر

مست تھے۔ ذیل کی حدیث ظاہرہ طور پر اللہ کا پاؤں دکھا رہی ہے۔

لَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ	یعنی بندہ نوافل کے ذریعہ سے
بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا	میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے
اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ	یہاں تک کہ میں اُس سے محبت
یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ	کرتا ہوں۔ پس جب میں اس
یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ	سے محبت کرتا ہوں تو میں اُس کا
یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهٗ الَّتِیْ	کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا
یَمْشِیْ بِهَا۔	ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں

جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

یہ حدیث کشوف ساق والی آیت کی تفسیر ہے جس میں اللہ نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ میرے مظہر کا پاؤں میرا پاؤں بن گیا ہے چنانچہ چودھویں صدی کے تیسرے ثلث میں چنچل گوڑہ جیل کے پتھر نے اس کی گواہی دی ہے کہ دیکھو نقش قدم دیندار چن بسویشور اللہ کے مظہر بہ لباس دیگر۔ فقط

خاکسار

صدّیق دیندار چن بسویشور

المرقوم ۳۶ ر ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ م ۳۰ ر دسمبر ۱۹۴۸ء۔